سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ | ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ۝

ترجمہ: اورنہ ہوجاناتم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جوان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[16 ربیع الثانی 1431ھ بمطابق 2 اپریل 2010]

عنوان

ایفائے عہد

زیراھتمام: شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاھور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک حقیری کوشش شروع کی ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوھری صاحب صدر جوھری ٹرسٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَہْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ○

ترجمہ: اے ایمان والو! پورا کرو (اپنے) عہدوں کو۔

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''ایفائے عہد ہے'' اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ایفائے عہد کا مفہوم:

ایفاء کا لغوی معنی ہے پورا کرنا اور اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح وعدہ کیا گیا ہے اسی کے مطابق پورا کرنا یہ وفا اور ایفاء کہلاتا ہے۔

عہد سے مراد کسی مسئلہ یا معاملہ سے متعلق دو فریقوں کا کسی حل پر باہم رضامند ہونا ہے خواہ وہ معاملہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو یا دو انسانوں کے درمیان ہو اس کا تعلق دینی احکام سے ہو یا عام معاملات سے تلاوت کردہ آیت کریمہ میں مذکور لفظ عقود جس کا واحد عقد ہے یہ بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے آیت کریمہ میں حکم دیا گیا ہے کہ جو وعدہ کرو اسے پورا کرو خواہ یہ وعدہ نجی کاروبار سے متعلق ہو اپنے حلیفوں سے ہو، یا حریفوں سے ہو، یا اس کا تعلق اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے ہو۔

اس حکم کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اخلاقی تربیت کرنا چاہتا ہے۔ ان اخلاق کا تعلق جس طرح قوم کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے۔ اسی طرح ان کا تعلق بین الاقوامی معاملات اور تعلقات سے بھی ہے

آج کل کی متمدن قومیں گو کہ اپنے انفرادی وعدوں کی کسی حد تک پابندی کرتی ہیں لیکن سیاسی زندگی میں اپنے وعدوں کی جو مٹی پلید کرتی ہیں وہ بیان کرنے کی محتاج نہیں لیکن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جو وعدہ کرو اسے پورا کرو۔ خواہ اس کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو اور فریق ثانی کا تعلق کسی بھی قوم اور مذہب سے کیوں نہ ہو۔

مذکورہ آیت میں ایفائے عہد کا حکم دینے کے بعد اگلی آیات میں ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جب تم قضا و عدالت کی کرسی پر بیٹھو تو عدل و انصاف ہر حال میں تمہارا شعار ہو اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث عدل کا دامن تمہارے ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ نیز فرمایا کہ دوسروں سے تمہارے تعلقات کی بنیاد یہ ہو کہ نیکی اور بھلائی کے کام میں انہیں تمہاری معاونت حاصل ہو اور گناہ اور ظلم کے کسی کام میں تم ان سے اشتراک و تعاون نہ کرو۔

سامعین کرام! جن بندوں کا اللہ تعالیٰ پر ایمان مستحکم ہوتا ہے وہ اپنے تمام معاملات میں اپنے وعدوں کا پاس رکھتے ہیں البتہ وہ وعدہ جس کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو اس کا پورا نہ کرنا ہی رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے عہد شکنی کو منافقت کی علامت قرار دیا ہے۔

ایفائے عہد قرآن و احادیث کی روشنی میں:

سامعین کرام! ایفائے عہد کی تلقین اور عہد شکنی پر وعید سے متعلق متعدد آیات مبارکہ قرآن مجید میں موجود ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ مضمون کی مزید وضاحت ہو جائے

عہد کو پورا کرنے اور آخرت میں اس سلسلے میں جواب دہ ہونے سے متعلق ارشاد الٰہی ہے

وَاَوْفُوْا بِالْعَہْدِ اِنَّ الْعَہْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ○

ترجمہ: عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَوْفُوْا بِعَہْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاہَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِہَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًاط اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

ترجمہ: اور تم جب اللہ کے نام پر وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو اور اپنی قسموں کو پکی کر دینے کے بعد انہیں توڑ نہ ڈالو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن قرار دے چکے ہو۔ بیشک اللہ وہ سب جانتا

ہے جو تم کرتے ہو۔

اس سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اپ ﷺ نے فرمایا!

ایۃُ المُنافِقِ ثَلاثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰیوزَعَمَ انّہٗ مُسلِمٌاِذا حدَّثَ کَذَبَ وَاِذَاوَعَدَ اَخلَفَ وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں اگر چہ وہ روزہ رکھےاور نماز پڑھےاور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے

یہ تینوں باتیں کس قدر اہم ہیں اس کا اندازہ معلم اخلاق کی اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم مجھے تین باتوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، اور جب تمہارے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

ایفائے عہد ایمان کا تقاضا ہے:

قرآن کریم میں نیکی کا مفہوم واضح کرتے ہوئے نیکو کاروں کا ایک اہم وصف یوں بیان کیا گیا ہے ارشاد الٰہی ہے

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عَاھَدُوْا

ترجمہ: اور جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو اپنے قول کو پورا کرنے والے ہیں۔

ایک اور آیت میں ارباب عقل اور صاحب فہم مؤمنین کی خصوصیات کے بیان میں فرمایا گیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِاللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ کے نام پر کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

قرآن کریم نے تو اہل ایمان کا شیوہ ہی بتایا ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور عہد کو نبھاتے ہیں اور اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے ارشاد فرمایا گیا ہے

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمَانَاتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْنَ O

ترجمہ: اور وہ اپنی امانتوں اور عہد کا پاس رکھتے ہیں۔

ایمان اور ایفائے عہد کا آپس میں کتنا گہرا تعلق ہے اس بارے میں ارشاد نبوی ہے

لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَلَہٗ

ترجمہ: جسے اپنے وعدے کا پاس نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

گویا "ایفائے عہد" دین کا ایک اہم ترین تقاضا ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل قرار پاتا ہے اللہ تعالی نے تو کفار اور مشرکین سے بھی ایفائے عہد کا حکم فرمایا ہے اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ،

فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْھِمْ عَھْدَھُمْ اِلٰی مُدَّتِھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ O

ترجمہ: (جن مشرکن کے ساتھ تم نے کوئی عہد کر رکھا ہو) تو تم ان کے ساتھ مقررہ وقت تک عہد کو پورا کرو، بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن کریم نے عہد شکنی کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ ص وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ O

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑا سا دنیوی سامان خریدتے ہیں یہ وہ (بدنصیب) ہیں کہ آخرت میں ان کیلئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالی ان سے بات تک نہ کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے

معزز سامعین کرام! کبیرہ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن ان میں سے عہد شکنی اور وعدہ خلافی پر جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ کسی دوسرے گناہ کیلئے تجویز نہیں کی گئی۔ عہد شکنی کیلئے پانچ سزاؤں کا یہاں ذکر ہے

☆ ایفائے عہد نہ کرنے والا آخرت کی نعمتوں سے یکسر محروم کر دیا جائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ اس سے بات تک نہ فرمائے گا۔

☆ وہ اس کی نظرِ رحمت ولطف سے بھی محروم رہے گا۔

☆ گناہ کی آلائشوں سے بھی اسے پاک نہ کیا جائے گا۔

☆ اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔

کیا ہے کوئی ایسا دل گردے والا جو ان سزاؤں کی تاب لاسکتا ہو اور ان میں سے کسی ایک کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو؟ قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننے والی قوم اگر اس پر ہیبت اور پرجلال آیت کے پڑھنے یا سننے کے بعد بھی اپنے وعدوں کی پابند نہ بنے گی تو پھر کب بنے گی!

عہد شکنی کی سزا بہت سخت ہے:

اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی کی سزا بہت کڑی اور سخت ہے قرآن مجید میں پہلی امتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اپنے عہد پر قائم نہ رہنے اور اسے فراموش کر دینے کے سلسلے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ O

ترجمہ: اور ان لوگوں سے جنہوں نے کہا ہم نصرانی ہیں ہم نے پختہ وعدہ لیا تھا سو انہوں نے اس میں سے بڑا حصہ جس کے ساتھ انہیں نصیحت کی گئی تھی بھلا دیا تو ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض کی آگ بھڑکا دی، روزِ قیامت تک اور اللہ تعالیٰ انہیں آگاہ کر دے گا اس سے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

جس طرح یہودیوں نے کامل اطاعت کا وعدہ کر کے توڑ دیا تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار بیان کیا گیا ہے اسی طرح اپنے نبی کی دعوت پر خوشی سے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہہ کر دین الٰہی کی نصرت وتائید کا پرجوش وعدہ کرنے والے عیسائی بھی ثابت قدم نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی بجائے تثلیث کے من گھڑت عقیدے کو اپنا لیا اور سیدنا عیسیٰؑ نے خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی آمد کی جو بشارت دی تھی اسے بھی یکسر مسترد کر دیا۔

اس عہد شکنی کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی یکجہتی اور اتحاد ختم ہو گیا۔ باہمی محبت و پیار کی جگہ بغض وعناد نے لے لی اور وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ ایک دین کے ماننے والے مختلف فرقوں اور ٹولیوں میں بٹ گئے، ہر فرقہ دوسرے فرقے کو کافر اور ملحد کہنے لگا اور سیاسی طور پر ان کی رقابتوں نے انسانی خون کے دریا بہا دیے

بدعہدی اور دغابازی کی اخروی سزا کا بیان حضور ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے۔

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ہر دغاباز اور عہد شکن کیلئے روزِ قیامت ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بدعہدی کی علامت ہوگا۔

ایفائے عہد اور اسوۂ رسول ﷺ:

حضور نبی کریم ﷺ کے خلق عظیم کے بارے میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ

یعنی آپ ﷺ کا خلق قرآن کی صورت میں موجود ہے

جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں ایفائے عہد کا کامل نمونہ پیش کیا۔

ایک دفعہ ایک شخص سے کوئی معاملہ طے ہوا۔ اس نے کہا آپ یہاں (ایک مقام پر) میرا انتظار کریں میں رقم لے کر آتا ہوں۔ آپ ﷺ وہاں کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگے وہ شخص تین دن بعد وہاں آیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ وہیں موجود ہیں اس نے معذرت کی کہ میں بھول گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی مشکل میں مبتلا کیا میں تین روز سے یہاں کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

علاوہ ازیں اجتماعی اور سیاسی زندگی میں بھی رسول اکرم ﷺ نے ایفائے عہد کے لازوال نمونے چھوڑے ہیں۔

صلح حدیبیہ میں رسول اکرم ﷺ کے ایفائے عہد کی عظیم الشان مثال ملتی ہے۔ بظاہر اس معاہدہ کی شرائط وتفصیلات مسلمانوں کی دینی حمیت، اسلامی ریاست کے استحکام اور نو مسلموں کے تحفظ کے سراسر خلاف تھیں چنانچہ صحابہ کرامؓ میں سے سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کر دیا۔ مگر یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ایفائے عہد کی بدولت مسلمانوں کو بے شمار فائدے حاصل ہوئے اور کفار ومخالفین کو نقصانات اور ہزیمتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور یہ معاہدہ اہلِ اسلام کے حق میں فتح مبین ثابت ہوا۔

اس کے علاوہ جناب رسول اکرم ﷺ نے متعدد دفاعی معاہدوں کے ذریعے، اسلامی ریاست، کی سلامتی اور دفاع کو مضبوط بنانے کا عمل جاری رکھا ان معاہدوں کی وجہ سے پر امن طور پر کام کرنے کی راہ ہموار ہوگئی اور دین اسلام قبائل میں سرایت کرنے لگا۔

معاہدات نبوی کے ذریعے اسلامی ریاست کو استحکام، ملت اسلامیہ کو تحفظ معاشرتی وقار اور علاقائی امن کی برکات حاصل ہوئیں اور یہ اس لیے ممکن ہوا کہ آپ ﷺ نے ایفائے عہد کی بے نظیر مثالیں پیش کر کے علاقے اور اقوام میں اعتماد اور وقار کی فضا پیدا کر دی تھی بلاشبہ یہ بھی آپ ﷺ کی سیرت کا اعجاز ہے

خلاصہ: آج کے اس بیان میں اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم ایفائے عہد کی اہمیت وافادیت سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے ساری گفتگو کا خلاصہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

جس میں امانت نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور جو وعدے کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

ایفائے عہد کے بغیر معاشرے میں باہمی اعتماد اور اتحاد واتفاق کی فضا قائم نہیں ہو سکتی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے وعدوں پر پورے اتریں، اور عہد شکنی سے بچیں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آئیے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O